گمشدہ دولت (افسانوی مجموعہ)

مصنف : طارق شبنم

ناشر: جی این کے پبلیکشنز

قیمت : ۲۵۰

ضخامت :۱۷۶

مبصر :ڈاکٹر عرفان رشید

جموں وکشمیر میں اردو فکشن کی ایک مستحکم اور شاندار روایت ہے بالخصوص فنِ افسانہ نگاری کے ذیل میں ۔ یہاں کی ادبی تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات اظہر من الشمّس ہوتی ہے کہ جموں وکشمیر میں وقتاً فو قتاًایسے افسانہ نگار بھی سامنے آئے ہیں جنہوں نے اس صنف میں قومی اور بین الاقوامی سطح کے ادبی منظر نامے پر ایک گہری چھاپ چھوڑی ہے ۔ایسے مصنفین میں محمد دین فوق ، پریم ناتھ پردیسی ، پریم ناتھ در، تیرتھ کاشمیری،سوم ناتھ ذتشی ،علی محمد لون ،قدرت اللہ شہاب،ٹھا کر پونچھی ،پشکر ناتھ ،نور شاہ حامدی کاشمیری، وریندر پٹھواری،آنند لہر، دیپک بدکی ، وحشی سعید،غلام نبی شاہد،ترنم ریاض وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

کشمیر میں معاصر اردو افسانہ نگاری کے حوالے سے طارق شبنم ایک ابھرتا

ہوا نام ہے۔آپ تقریباً ہر ہفتے کشمیر عظمیٰ کے ادب نامہ میں ایک نئی تخلیق کے ساتھ اپنے ادبی وجود کا احساس دلاتے ہیں۔اگر چہ آپ کا اصل نام طارق احمد شیخ ہے لیکن ادبی حلقوں میں طارق شبنم کے نام سے جانے جاتے ہیں۔آپ نے اپنے افسانوی سفر کا آغاز ۲۰۱۰ء میں افسانہ ''مجبوری'' سے کیا ہے یہ افسانہ ''ہند سماچار'' جموں نے شائع کیا تھا۔تب سے اب تک ان کے متعدد افسانے رسائل و جرائد کی زینت بن چکے ہیں۔

زیر تبصرہ افسانوی مجموعہ ''گمشدہ دولت'' حال ہی میں منظر عام پر آیا ہے۔ اس مجموعہ کو جی۔این۔کے پبلی کیشنز (بڈگام،کشمیر) نے ۲۰۲۰ء میں شائع کیا ہے۔یہ مصنف کا پہلا افسانوی مجموعہ ہے جس میں ۲۷ افسانے شامل ہیں۔ان افسانوں میں بے درد زمانہ،اندھیرے اجالے،صدمہ،کہانی کا المیہ،دہشت کے سائے،اعتبار ،گمشدہ دولت،مسیحا کی تلاش،نسخہ کیمیا،سنہرا پھندا وغیرہ اہمیت کے حامل ہیں۔

افسانہ ''بے درد زمانہ'' اس مجموعے کی پہلی کہانی ہے۔یہ کہانی ایک مچھیرن ''سندری'' کی زندگی پر مبنی ہے۔افسانہ نگار نے اس کہانی کے ذریعے ایک طرف سماج پر طنز کیا ہے کہ کس طرح سے ایک بے رحم سماج میں ایک مجبور، لاچار اور بے بس عورت کا مزاق اُڑایا جا رہا ہے۔دوسری طرف اس افسانے میں یہاں کے گورنمنٹ اسپتالوں کا حقیقی نقشہ بھی کھینچا گیا ہے جہاں ''سندری'' جیسی سینکڑوں عورتیں استحصال کا شکار ہو جاتی ہیں۔کہانی کی آخری دو سطور اس کہانی کا کلایمکس بیان کرتا ہیں:

> ''اس بے درد زمانے میں ، میں اکیلی عورت بے سہارا عورت کیا کروں ۔کس سے مدد مانگوں ، کہاں انصاف ڈھونڈوں ، یہاں

صرف پتھر دل انسان ہیں، پتھر کے ضمیر ہیں، چاپلوسی، فریب، حرص
اور خودغرضی ہے'' (افسانہ: بے درد زمانہ)

افسانہ ''اندھیرے اجالے'' میں کشمیر کے موجودہ حالات و واقعات کی عکاسی کی گئی ہے۔ اس افسانے میں علامت نگاری اور اشاروں اور کنایوں کی تکنیک سے کام لیا گیا ہے۔ منظر نگاری کی بدولت کشمیر کی حرکی تصاویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں۔ اس حوالے سے کہانی کا پہلا ہی اقتباس ملاحظہ کیجئے:

''ارے واہ۔۔۔ کتنا حسین دل موہ لینے والا سماں ہے۔ یہ باغ یہ گلستان کتنا خوبصورت ہے۔ یہ رنگ برنگے پھول، یہ سرسبز پتوں والے درخت، یہ ننھی منی کونپلیں، یہ سبز مخملی چادر جیسا بچھونا، یہ نیلے پانی کا جھرنا، یہ فلک بوس دلکش پہاڑیاں۔۔۔''

اس افسانے میں طارق شبنم نے یہاں کے بزرگوں، نوجوانوں اور بچوں کی نفسیات کو علامتی انداز میں پیش کیا ہے:

''اس دلکش باغ کے سبھی پھول مرجھا کیوں گئے ہیں؟ شبنم میں نہلائے ہوئے اس گلستان کے سارے پھول اتنے اداس کیوں ہیں؟ جیسے آنسوؤں میں ڈوبے ہوئے۔۔ ارے یہ کوئل، یہ بلبل، یہ بھنورے، یہ ہدہد اتنے خاموش اور اداس اور اکھڑے اکھڑے کیوں ہیں؟

افسانہ نگار نے علامتی پیرایے میں یہاں کے عوام کی حقیقی زندگی کی تصویر پیش کی ہے۔ مجموعے میں اافسانہ 'آبرو' کشمیر کی ثقافت کا عکاس ہے۔ اس افسانے میں جہاں بچہ مزدوری کی خرابیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے وہیں دوسری طرف اُن

وجوہات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جن کی وجہ سے والدین اپنے کمسن بچوں کو قالین بافی کے مراکز پر کام کرنے کے لیے بھیجتے ہیں۔ یہ مراکز جہاں ایک طرف بچوں سے ان کا بچپن چھین لیتے ہیں وہی سماج کو جہالت اور پسماندگی کا شکار بنا دیتے ہیں۔

طارق شبنم کے افسانوں میں موضوعاتی تنوع ملتا ہے۔ انہوں نے یہاں کے سیاسی، سماجی، اقتصادی اور معاشرتی حالات کو کمال فنکاری کے ساتھ افسانے کے قالب میں ڈھالا ہے۔

''گمشدہ دولت'' ایک انوکھے موضوع پر لکھا ہوا افسانہ ہے جس میں افسانہ نگار نے جنرل ٹام جو مریخ سے اتر کر دنیا کا معائنہ کرنے آیا تھا۔ پہلے اسے انسان کی خوشحالی، سکون، آرام، دولت، خوبصورتی پر رشک آتا ہے لیکن جوں ہی وہ اس دنیا کا دوسرا رخ دیکھتا ہے جو سائنس اور ٹکنالوجی کا دور کہلاتا ہے جس میں ہتھیاروں اور ایٹم بموں کی وجہ سے ناحق انسانیت کا خون کیا جاتا ہے۔ اس سے بے دل ہو کے مریخ پر واپس جانا پڑتا ہے۔ یہ افسانہ موضوع کے لحاظ سے بہترین افسانہ ہے۔ جس میں عصر حاضر کے انسان کی نفسیاتی حقیقت نگاری کو عیاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

''سنہرا پھندا'' بھی ایک اچھوتے موضوع پر لکھا گیا ہے جس میں انٹرنیٹ کے منفی اور مثبت پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ افسانہ نگار نے راحیلہ کے ذریعے ہمارے سماج کی ان لڑکیوں پر سوال کیا ہے جو اس آفت کے ذریعے اپنے گھر کو جہنم بنا دیتی ہیں۔ موصوف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ انٹرنیٹ ایک ایسا زہر ہے جس نے نوجوان پیڑھی کو خاص طور پر اپنی لپیٹ میں لیا ہے۔ اور ایسی کئی 'راحیلہ' ہوں گی جو بظاہر نیک اور پرہیزگار ہوتی ہیں لیکن اس خرابی کے دلدل سے خود کو زیادہ دنوں تک محفوظ نہیں رکھ پاتی ہیں۔ تخلیق کار دانستہ طور پر اپنے قارئین کو اس لعنت سے دور رکھنے

کی کوشش کرتے ہیں۔

''کیمیا گھر'' اس مجموعے کی آخری کہانی ہے جس میں کووڈ ۱۹اور لاک ڈاون کوموضوع بنایا گیا ہے۔اپنی بُنت کے اعتبار سے یہ افسانہ کم اور ڈراما زیادہ معلوم ہوتا ہے۔طارق شبنم کو کہانی کہنے کا فن آتا ہے۔اس مجموعے میں موضوعاتی تنوع ہے اگرچہ اسلوبی اور تکنیکی طور کچھ کوتاہیاں راہ پا گئی ہیں۔ پورے مجموعے پر راست بیانیہ غالب ہے جو کہیں کہیں قاری کے لیے اکتاہٹ کا سبب بنتا ہے۔لیکن یہ افسانوی مجموعہ اس لائق ہے کہ اسے پڑھا جائے اور اس کے مشمولات پر بات کی جائے۔

☆☆☆